شخصیات

علامہ اقبال کے شاگرد
نواب احمد یار خان دولتانہ

محمد حنیف شاہد

کسی شخص کو زندہ رکھنے کے لیے سب سے پہلی اور بنیادی چیز اس کی تخلیقات ہوتی ہیں دوسرے نمبر پر شاگرد ہوتے ہیں پھر عقیدت مند اور مداحین اور سب سے آخر میں وہ لوگ جو اس شخصیت سے متاثر ہوئے اور اس کے رنگ میں رنگے گئے - دوسرے لفظوں میں جنہوں نے اس شخصیت سے اثر قبول کیا اور پھر اپنے افکار و نظریات کی صورت میں ادبی دنیا کے سامنے نظم اور اثر کی صورت میں پیش کر دیا- نواب احمد یار خاں دولتانہ بھی ایسے ہی تلامذہ میں سے ہیں جنہوں نے علامہ اقبال سے اثر قبول کیا ہے-

احمد یار خاں ۱۳ اپریل ۱۸۹۳ء(۱) کو ملتان کے ایک قصبہ لڈن میں پیدا ہوئے آپ میاں غلام قادر خاں دولتانہ کے صاحبزادے اور میاں غلام محمد خاں دولتانہ رئیس اعظم کے پوتے تھے(۲) -

احمد یار خاں نے ۱۸۹۷ء میں ایف سی کالج لاہور سے درجہ دوم میں بی اے پاس کیا- برکت علی خاں ان کے ہم جماعت تھے جنہوں نے ایف سی کالج لاہور سے بی اے درجہ اول میں پاس کیا یہ امر قابل ذکر ہے کہ جن مسلمان طلبہ نے ۱۸۹۷ء میں گورنمنٹ کالج لاہور سے بی اے پاس کیا ان میں (علامہ) شیخ محمد اقبال فضل حسین ، مرزا اعجاز حسین اور انجم الدین شامل تھے - ان طلبہ نے پنجاب یونیورسٹی کے سترویں(۱۷) جلسہ تقسیم اسناد میں جو ۴ جنوری ۱۸۹۸ء بروز منگل کو بارہ بجے دوپہر گورنمنٹ کالج ہال میں بی اے کی ڈگری وصول کی اس تقریب میں سینٹ کے اراکین ، پنجاب یونیورسٹی کے فیلو اور دیگر یونیورسٹیوں کے گریجواٹیس بھی شامل تھے وہ مسلم گریجوایٹس جنہوں نے اس پروقار تقریب میں شرکت کی ان میں حاجی نواب فتح علی خاں قزلباش،خان بہادر فقیر سید قمرالدین، خان بہادر محمد برکت علی خان ، خان بہادر شیخ نانک بخش،خان بہادر مولوی محمد حسین خاں ،شمس العلماء سید محمد لطیف ایف آر اے ایس ، ایف آر جی ایس،خان بہادر

شیخ غلام حسن ، خان بہادر محمد اکرام اللہ خان، میاں محمد شاہ دین ہمایوں بی اے بیرسٹرایٹ لاء اور مولوی مفتی محمد عبداللہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں (۳) -

اس تقریب سے شیخ محمد اقبال نے بی اے کے امتحان میں عربی میں سب سے زیادہ نمبر لیے جس پر انہیں فقیر سید جمال الدین میڈل اور انگریزی میں اول آنے پر خلیفہ محمد حسن ایچی سن میڈل ملا (۴) -

مؤلف رجال اقبال کا کہنا ہے کہ اسی زمانے میں نواب احمد یار دولتانہ کی ادبی سرگرمیوں میں اضافہ ہوا اور وہ غزلیں اور نظمیں کہنے کے ساتھ ساتھ اپنا زیادہ وقت اقبال کی مجلسوں میں گزارنے لگے (۵) -

میاں احمد یار خاں دولتانہ کو علامہ اقبال سے نہایت گہری عقیدت تھی - ان سے بطور خاص اشعار لکھواتے اور ان کے دستخط کو حرز جان بنا کر رکھتے - احمد یار خاں کی شادی میں غیاث الدین کے والد کے ذریعے ہوئی تھی - علامہ اقبال اور نواب ذوالفقار علی خاں بارات میں شریک تھے - احمد یار خاں وقتاً فوقتاً علامہ اقبال کو تحائف بھیجا کرتے تھے اور بعض اوقات بہت اچھی دودھ دینے والی گائے بھینس تک بھیجا کرتے تھے - علامہ اقبال کو احمد یار خاں کے ساتھ ان کے خلوص کی وجہ سے بے حد لگاؤ تھا - یونینسٹ پارٹی سے شاکی ہونے کے باوجود اس کے مقتدر رکن (احمد یار خاں) کو ہمیشہ محبت سے یاد کرتے تھے (۶)-

خان بہادر نواب احمد یار خاں دولتانہ کی پہلی شادی کے موقعہ پر علامہ اقبال نے ایک قد آدم آئینہ نواب صاحب کو بطور تحفہ ارسال فرمایا تھا جس پر نقش و نگار کے علاوہ مندرجہ ذیل دو شعر ثبت تھے -

ہر کہ خاک خویش را آئینہ ساخت
رتبہ اش بالاتر از اسکندر است
خاکساری باعث روشن دلی است
صیقل آئینہ از خاکستر است (۷)

نواب احمد یار خاں کی علامہ اقبال سے قربت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ ۱۷ جنوری ۱۹۲۳ء کو چار بجے سہ پہر علامہ اقبال کو ''سر'' کا خطاب ملنے کی تقریب پر شاہدرہ میں ایک پرتکلف گارڈن پارٹی کا اہتمام کیا گیا - اس تقریب میں جن شخصیات نے شرکت کی ان میں گورنر پنجاب کی انتظامیہ کونسل کے رکن سر جان مینارڈ ، میاں فضل حسین وزیر تعلیم اور لالہ ہرکشن لال وزیر صنعت و حرفت کے علاوہ سر ذوالفقار علی خاں ،

نواب سر فتح علی خاں قزلباش، چودھری شہاب الدین، میاں احمد یار دولتانہ اور دیگر بہت سے سر برآوردہ بزرگ شامل تھے (۸)۔

فروری ۱۹۳۶ء کے آخری عشرے میں قائد اعظم محمد علی جناح کو کچھ لوگوں نے لاہور بلایا تاکہ وہ کوئی مفاہمت کرا دیں (تحریک مسجد شہید گنج)۔لیکن انہی دنوں علامہ اقبال نے بھوپال میں برقی علاج کا اگلا کورس کروانا تھا اس لیے علامہ اقبال بھوپال چلے گئے قائد اعظم علامہ اقبال کی غیر حاضری میں آئے تاکہ وہ مفاہمت کی کوئی صورت نکالیں انہوں نے کئی لیڈروں سے ملاقات کی اور گورنر سے بھی۔ گورنر نے کہا کہ ''اگر سول نافرمانی بند کر دی جائے اور مسلمان مسجد کی بازیابی کے لیے آئینی طریق سے جدوجہد کریں تو وہ تمام قیدی رہا کرنے کو تیار ہیں''۔ چنانچہ تحریک کے کارکن سول نافرمانی بند کرنے پر رضا مند ہوگئے اور رات بھر میں جیلوں سے تمام قیدی اور دور دراز مقامات سے نظر بند لیڈر رہا ہو کر لاہور پہنچنا شروع ہو گئے۔ قائد اعظم نے سکھوں کو بھی سمجھایا کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ کوئی معقول سمجھوتہ کر لیں اور اس سلسلے میں ایک شہید گنج مصالحتی بورڈ نامزد کر دیا۔ جس کے ارکان مندرجہ ذیل تھے۔ علامہ اقبال، مولوی عبدالقادر قصوری، میاں عبدالعزیز بار ایٹ لاء، راجہ نریندر ناتھ، پنڈت نانک چند بارایٹ لاء سردار بوٹا سنگھ ایڈوکیٹ، سردار اجل سنگھ، سردار سمپورن سنگھ اور میاں احمد یار خاں دولتانہ (کنوینر) (۹)۔

نواب احمد یار خاں بہت اچھے شاعر تھے اور احمد تخلص کرتے تھے۔ آپ کا کلام روز نامہ انقلاب میں بالالتزام چھپتا تھا جس میں نظمیں اور غزلیں شامل تھیں۔ آپ سیاسی نظمیں بھی لکھتے تھے۔ اس مضمون میں ہم نواب احمد یار خاں دولتانہ کی ادبی زندگی کے حوالے سے بات کریں گے۔

نواب احمد یار کے کلام کی اصلاح علامہ اقبال کیا کرتے تھے۔ چنانچہ اگر ہم نواب صاحب کے کلام کا بنظر غائر تنقیدی جائزہ لیں تو علامہ اقبال کا رنگ نظر آئے گا۔ اس شاگردی کا اعتراف نواب صاحب نے خود بھی کیا ہے۔ چنانچہ اس ضمن میں رقم طراز ہیں:

> ''مجھے علامہ مرحوم کے شاگرد ہونے کا شرف حاصل رہا ہے۔ میں متعدد اوقات پر اپنی نظموں کو اصلاح کے لیے مغفور کی خدمت میں پیش کیا کرتا تھا اور مرحوم سے زبانی اور تحریری اصلاح لیا کرتا تھا۔ میرے پاس آپ کی چند ایک نظمیں ہیں جو آپ نے میری التماس پر میرا مفہوم ادا کرنے کے لیے کہی تھیں۔ آپ نے مجھے اجازت دے دی تھی کہ میں ان نظموں کے استحقاق سے کامل طور پر

مستفید ہوں اور مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ ان نظموں کو اپنی کلیات میں شامل نہیں کریں گے - آپ ہمیشہ مجھ پر مہربان رہے اور مجھ سے پدرانہ شفقت کا اظہار فرماتے تھے (۱۰)''-

۸ جنوری ۱۹۲۴ء (بمطابق ۳۰ جمادی الاول ۱۳۴۲ھ) بروز سہ شنبہ بیگم صاحبہ میاں احمد یار دولتانہ نے لاہور میں وفات پائی - علامہ اقبال نے حسب ذیل قطعہ تاریخ کہا:

رخت سفر چو مادر ممتاز بست و رفت
زیں کارواں سرائے سوئے منزل دوام
پرسیدم از سروش ز سال رحیل او
گفتہ بگو کہ تربت او آسماں مقام (۱۱)
۱۳۴۲

عید میلاد النبیؐ منانے کا اعلان

۲۲ مئی ۱۹۳۵ء کو اکابر اسلام نے ساری دنیا کے انسانوں کو دعوت اتحاد دیتے ہوئے ۱۲ ربیع الاول ۱۳۵۴ھ کو ''یوم النبیؐ'' منانے کی اپیل کی - اس اپیل پر علامہ اقبال، نواب احمد یار خاں دولتانہ (ملتان) کے علاوہ مندرجہ ذیل اکابرین کے دستخط تھے :- مولانا محمد عبدالظاہر (امام وخطیب مسجد حرم مکہ معظّمہ)، مولانا عبدالرزاق (امام مسجد حرم مکہ معظّمہ)، مولانا عبیداللہ سندھی (مکہ معظّمہ)، امیر سعید الجزائری (رئیس جمعیۃ الخلافہ شام) علامہ عبدالعزیز الثعالی (قاہرہ)، ہزہائی پرنس عمر طوسون پاشا (قاہرہ) ہزایکسلنیسی محمد علی پاشا علویہ (سابق وزیر اوقاف مصر) علامہ القادر یک حمزہ (مدیر البلاغ، مصر) علامہ محمد رشید رضا (صاحب المنار، مصر)، ڈاکٹر سید راس مسعود (نواب مسعود یار جنگ، علی گڑھ)، علامہ سید سلیمان ندوی (لکھنو) آنریبل سر فیروز خان نون (وزیر تعلیم پنجاب)، نواب سر عبدالقیوم (وزیر سرحد، پشاور)، نواب محمد شاہ نواز خان (والی ریاست ممدوٹ) ساہوکار سیٹھ جمال محمد (مدراس)، لارڈ ہیڈلے فاروق (نومسلم لندن) سر عمر ہیو برٹ (نومسلم لندن) امیر شکیب ارسلان (جنیوا)، آقای برہان الدین کشکی (صاحب اصلاح)، عطا محمد الحسینی (صدر افغانستان پارلیمنٹ، کابل)، ہزایکسلینسی سید ضیاء الدین طباطبائی (سابق وزیر اعظم ایران)، حضرت المجاہد علی ریاض المصلح (بیروت)، علامہ صفوہ یونس الحسینی (بیت المقدس)،

اس تقریب پر بعض ممتاز علماء کے قلم سے سیرت نبویؐ کے موقع پر جو تقریریں ہوں وہ اس سلسلے میں فیصلہ کیا گیا کہ شائع کی جائیں - یہ تقریریں یوم النبیؐ کے جلسوں میں سنائی

جائیں اور ان کے تراجم دنیا کی بڑی بڑی زبانوں میں شائع کر کے ہر جگہ مفت تقسیم کیے جائیں (۱۲)۔

آل انڈیا حشر ڈے

۲۸، اپریل ۱۹۳۵ء کو آغا حشر کاشمیری نے انتقال کیا -علمی ادبی اور فلمی حلقوں میں ان کی وفات کو ایک ناقابل تلافی نقصان قرار دیا گیا - آغا حشر ہندو مسلم - سب میں یکساں ہر دل عزیز تھے چنانچہ چوالیس ہندو مسلم اکابرین میں علامہ اقبال سر فہرست اور نواب احمد یار خان دولتانہ ایم ایل سی بھی شامل تھے جنہوں نے ۳۰، جون ۱۹۳۵ء کو آل انڈیا حشر ڈے منانے کی اپیل کی -

ادبیات عالیہ

عقل اسے نہ پاسکی منزل مہر و ماہ میں
عشق نے جا کے رکھ دیا آئینہ جلوہ گاہ میں
رحمت حق کا مستحق ہے وہی سادہ دل جسے
پرسش روز حشر کا خوف نہ ہو گناہ میں
سنگ در حرم بنے احمد تیز گام کیوں
کعبہ بھی اک مقام ہے ''بیت صنم'' کی راہ میں (۱۳)

ذوق عمل

یہ سچ ہے آدمی سے کام کوئی ہو نہیں سکتا
اگر حاصل نہ ہو تائید لطف حضرت باری
مگر تائید ملتی ہے فقط ارباب ہمت کو
یہی دستور ہے روز ازل سے آج تک جاری
ہمیشہ سے یہ نکتہ جزو ایماں ہے مرا احمد
یہاں کوتاہی ذوق عمل ہے خود گرفتاری
جہاں بازو سمٹتے ہیں وہیں صیاد ہوتا ہے (۱۴)

فغان نیم شبی

فغان نیم شبی کار گر نہیں ہوتی
ہمارے حال کی ان کو خبر نہیں ہوتی
ہمارے ساتھ ہی کیا اس کا خاتمہ ہوگا

الٰہی کیوں شب ہجراں بسر نہیں ہوتی
تمام ہو شب تاریک ہجر کیا احمد
یہ شام وہ ہے کہ جس کی سحر نہیں ہوتی (۱۵)

ادبیات

عالم کسی جلوۂ حیرت طراز کا
آئینہ تاب ہے دل آئینہ ساز کا
زندہ شہید میری طرح کون ہے کہ ہوں
کشتہ تیرے تبسم حسرت نواز کا
میں اور بند غم سے رہائی کی ارزو
تو اور سلسلہ خم زلف دراز کا
ہر چند احتیاط میں ہم نے کمی نہ کی
خود راز بن گیا سبب افشائے راز کا
احمد سواد عشق تمنا گداز ہے
کیا دخل اس جگہ ہوس ہرزہ تاز کا (۱۶)

ادبیات

وہ آ جاتا ہے آگے جو لکھا ہوتا ہے قسمت میں
ترے ہاتھوں مرے شیرازۂ دل کو بکھرنا تھا
حیا و شرم کیسی اک بہانہ تھا، حقیقت میں
تجھے میری نگاہ پاک پر الزام دھرنا تھا
اگر شوخی یہی ہے تو شرارت کس کو کہتے ہیں
سر محفل مجھی سے تجھ کو ظالم پردہ کرنا تھا
پھر اس پر یہ قیامت غیر کے دامن سے منہ ڈھانکا (۱۷)

جذبات عالیہ

برس رہا ہے لب جوئے بار ابر سیاہ
فروغ جلوۂ نسرین و نسترن کے لیے
گرج کے ساتھ جو اٹھتی ہے مور کی جھنکار
صلائے عام ہے مرغان نغمہ زن کے لیے (۱۸)

غزل

منظور اس کو عشق کا اظہار بھی نہیں
یعنی ہمیں اجازت گفتار بھی نہیں
گر دوستی نہیں ، نہ سہی ، دشمنی تو ہو
کیا کیجیے وہ درپے آزار بھی نہیں
ہے کس کو تاب جلوۂ نظارہ سوز کی
بے فائدہ نقاب رخ یار بھی نہیں
اے چارہ ساز گر نہ چھپاؤں تو کیا کروں
جو حال ہے وہ لائق اظہار بھی نہیں
مدت ہوئی شراب سے توبہ کئے ہوئے
لیکن کوئی پلائے تو انکار بھی نہیں
اس کو تو کنج دیر ہی بہتر مقام تھا
صحن حرم میں لذت دیدار بھی نہیں
یہ جبر و اختیار ہے کیسا کہ آدمی
مجبور بھی نہیں ہے تو مختار بھی نہیں
اے شیخ ! کب ہے روضہ رضواں ترے لیے
کم بخت تو بھلے کو گنہگار بھی نہیں
پرساں وہ کیوں نہ ہو میرے حال تباہ کا
جب سن لیا کہ طاقت گفتار بھی نہیں
ہمت بلند چاہیے اے دل کہ وصل دوست !
آساں اگر نہیں ہے تو دشوار بھی نہیں
احمد کوئی بتائے اسے کیا پسند ہے
گر میرے ساتھ ہی مرے اشعار بھی نہیں (۱۹)

میاں احمد یار خاں دولتانہ (ولادت ۱۳ اپریل ۱۸۹۳ء) (۲۰) وفات اکتوبر ۱۹۳۸ء) میاں صاحب کو خان بہادر کا خطاب حکومت برطانیہ نے دیا - وہ رکن پنجاب لیجسلیٹو کونسل تھے اور ان کا زمانہ رکنیت وہی ہے جو علامہ اقبال کا ہے - میاں احمد یار دولتانہ جیسا کہ قبل ازیں بیان کیا گیا ہے میاں غلام قادر خاں دولتانہ کے صاحبزادے اور میاں غلام محمد خاں دولتانہ رئیس اعظم کے پوتے تھے- آپ پنجاب کی ذی اقتدار پارٹی --- سیاسی جماعت یونینسٹ کے چیف سیکریٹری اور پنجاب اسمبلی کے پارلیمنٹری سیکرٹری بھی رہے حقیقت تو یہ ہے کہ وہ اس پارٹی کی روح رواں تھے (۲۱) -

حواشی

۱ ـ عروج عبدالروف : رجال اقبال کے مطابق میاں احمد یار دولتانہ ۱۳ ـ اپریل ۱۸۹۳ء کو پیدا ہوئے لیکن انہوں نے اس کی تصدیق کے لیے کوئی حوالہ نہیں دیا جبکہ ہماری تحقیق کے مطابق انہوں نے ۱۸۹۷ء میں ایف سی کالج لاہور سے درجہ دوم میں بی-اے پاس کیا ـ اس سال بی ـ اے پاس کرنے والوں میں شیخ محمد اقبال ، برکت علی خاں فضل حسین ، مرزا اعجاز حسین ، نجم الدین وغیرہ شامل تھے بحوالہ مفکر پاکستان مؤلفہ حنیف شاہد ، سنگ میل پبلی کیشنز لاہور ، ۱۹۸۲ء صفحات ۵۹ ، ۶۰ بحوالہ پنجاب گزٹ ۱۷ ـ مارچ ۱۸۹۸ء حصہ سوم صفحات ۴۵۲ تا ۴۵۷ اگر مؤلف رجال اقبال (صفحہ ۲۳۱) کا بیان درست مان لیا جائے تو اس کا مقصد یہ ہوا کہ میاں احمد یار نے بی اے کا امتحان چار سال کی عمر میں پاس کیا ـ شیخ محمد اقبال ۱۸۷۷ء میں پیدا ہوئے میاں احمد یار اور شیخ محمد اقبال نے ۱۸۹۷ء میں بی ـ اے پاس کیا لہٰذا یہ بات قرین قیاس ہے کہ میاں احمد یار بھی ۱۸۷۶ء یا ۱۸۷۷ء میں پیدا ہوئے ہوں گے :

۲ ـ عروج ، عبدالرؤف ، رجال اقبال ، نفیس اکادمی کراچی ، ۱۹۸۸ء ص ۲۳۱ ـ

۳ ـ شاہد ، محمد حنیف ، مفکر پاکستان ، سنگ میل کیشنز ، لاہور ۱۹۸۲ء ص ۵۹ ـ ۶۰ ـ

۴ ـ ایضاً ص ۶۰ ـ

۵ ـ عروج ، عبدالرؤف ، رجال اقبال ص ۲۳۱ ـ

۶ ـ شاہد ، محمد حنیف مفکر پاکستان ص ۵۷۵ بحوالہ صحیفہ اقبال نمبر حصہ اول-اکتوبر ۱۹۷۳ء، ص ۱۷۱ ـ

۷ ـ ایضاً ، ص ۵۷۵ اور انقلاب ۱۶ جون ۱۹۳۸، ص ۷ ـ

۸ ـ ایضاً ، ص ۲۷۷ بحوالہ ذکر اقبال ، ص ۱۱۰ ـ

۹ ـ خورشید ، عبدالسلام ، سرگذشت اقبال ، اقبال اکادمی پاکستان ، لاہور ۱۹۷۷ء ، ص ۵۰۶ ـ

۱۰ ـ سالک ، عبدالمجید (مدیر) روز نامہ انقلاب ، ۲۶ ـ اپریل ۱۹۳۸ء ص ۱۱ ـ

۱۱ - معینی ، عبدالواحد ، عبداللہ قریشی ، باقیات اقبال ، آئینہ آدب لاہور ۱۹۶۶ء ، ص ۴۹۱ -
۱۲ - سالک ، عبدالمجید (مدیر) انقلاب ،۲۲ - مئی ۱۹۳۵ء ص ۲ -
۱۳ - ایضاً ، انقلاب ، جلد۱۲ نمبر ۲۴۱ ، ۱۱ جنوری ۱۹۳۸ء ، ص اول سرروق -
۱۴ - ایضاً ، ایضاً یکم مارچ ۱۹۳۸ء ص ۳ -
۱۵ - ایضاً ایضاً ۸ مارچ ۱۹۳۸ء ص ۷ -
۱۶ - ایضاً ایضاً ۱۴ جون ۱۹۳۸ء ص ۳ -
۱۷ - ایضاً ایضاً ۹ اگست ۱۹۳۸ء ، ص ۳ -
۱۸ - ایضاً ایضاً ۱۶ - اگست ۱۹۳۸ء ص ۳ -
۱۹ - ایضاً انقلاب یکم نومبر ۱۹۳۸ء ص ۶ -
۲۰ - ملاحظہ فرمائیں حوالہ نمبر ۱ -
۲۱ - شاہد ، محمد حنیف ، علامہ اقبال اور قائداعظم کے سیاسی نظریات ، شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور ۱۹۷۶ء ص ۲۲۰ -